رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲	مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۴۴

معزّز مسلمان لیڈروں کی دردمندانہ اپیل

مسلمانانِ ہند کا فرض

ہندوستان کے ہر صوبہ کے معزز ترین مسلمان لیڈروں نے حال ہی میں "برادرانِ ملت سے دردمندانہ اپیل" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جو "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں بھی درج ہو چکا ہے اور جو دوسرے مسلمان اخبارات بھی نمایاں طور پر شائع کر رہے ہیں۔ وہ اس قابل ہے کہ ہر دردمند اور سمجھدار مسلمان اسے غور و فکر سے پڑھے۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

جن سرکردہ مسلمانوں نے اس اعلان کے شائع کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اور اپنے دردِ دل کا اظہار مسلمانانِ ہند کے سامنے ضروری سمجھا ہے وہ کوئی معمولی انسان نہیں ہیں۔ بلکہ اپنی قومی و ملی خدمات کی وجہ سے خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اور اس وقت تک اپنے اموال اور اپنے اوقات مسلمانوں کی خیر خواہی۔ اور ان کی خدمت گزاری میں فیاضی کے ساتھ صرف کر کے اپنے اخلاص اور خیر خواہی کا کافی ثبوت بہم پہنچا چکے ہیں۔ ایسے خیر خواہانِ قوم جب کوئی خطرہ محسوس کریں۔ اور اس کے متعلق برادرانِ ملت سے دردمندانہ اپیل کریں۔ تو ہر مسلمان کا جس کے دل میں قوم و ملت کی کچھ بھی ہمدردی ہو۔ فرض ہے۔ کہ ہمہ تن گوش ہو کر سنے۔ اور پورے جوش کے ساتھ اس پر لبیک کہے۔

یوں تو ہر شخص جانتا ہے۔ کہ آج کل مسلمان سیاسی لحاظ سے نہایت ہی نازک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ قدم قدم پر خطرات مونہہ کھولے کھڑے ہیں۔ اور مخالف طاقتیں ان کو کچلنے کے لئے پوری طرح آمادہ ہیں۔ لیکن جب وہ قومی لیڈر جنہوں نے مسلمانوں کی قومی اور ملکی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔ جن پر پورا پورا اعتماد کر کے مسلمان انہیں اپنے نمائندے منتخب کر چکے ہیں۔ اور جو دن رات سیاسیات کی الجھنوں کو سلجھانے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے میں منہمک رہتے ہیں۔ جب ان کی طرف سے یہ اعلان ہو۔ کہ "ہندوستان کے طرزِ حکومت میں جو تبدیلیاں عنقریب رونما ہونے والی ہیں ان میں اگرچہ گورنروں اور گورنر جنرل کو غیر محدود اختیارات دیئے گئے ہیں۔ مگر باوجود اس کے اکثریت۔ قوت اور اقتدار اقلیت کو کچلنے اور مٹانے کے واسطے اصلاحات جدید کی زیرِ حمایت کاری ضرب لگا سکتا ہے۔ ایسی حالت میں مسلمانانِ ہندوستان کا یہ فرض ہے۔ کہ اس وقت وہ اپنے تمام اندرونی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کامل یکجہتی اور اتفاق کے ساتھ ایک متحدہ آواز میں اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنی مذہبی آزادی اور روایات کو قائم رکھنے کے واسطے میدانِ عمل میں گامزن ہوں" تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حالات نہایت ہی تشویشناک ہیں۔ اور ایسے موقعہ پر مسلمانوں کا آپس میں دست و گریبان ہونا اور ایک دوسرے کی تخریب میں منہمک رہنا نہایت ہی نقصان رساں اور تباہ کن ہے۔ اسی بات نے ان معزز اصحاب کو مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل کرنے پر مجبور کیا اور یہی وجہ ہے۔ کہ انہیں اپنی توجہ مسلمانوں کی اندرونی کشمکش کی طرف مبذول کرنی پڑی۔

اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اپنے لیڈروں کی آواز پر کان دھریں۔ اور جو لوگ انہیں اندرونی لڑائی جھگڑوں میں مبتلا کر کے تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو منت سے، سماجت سے دلائل سے اور شواہد سے سمجھائیں۔ کہ وہ اس وقت خدارا ان پر رحم کریں۔ اور انہیں آپس کی لڑائی جھگڑوں میں نہ الجھائیں۔ اگر وہ ہمیشہ کے لئے یہ درخواست منظور نہ کر سکیں۔ تو کم از کم اتنے عرصہ کے لئے تو ضرور منظور کر لیں جس میں مسلمانوں کی سیاسی اور ملکی موت و حیات کی کشمکش ہو رہی ہے۔ اس کے بعد جس طرح چاہیں کرتے رہیں لیکن اگر وہ کسی طرح بھی باز نہ آئیں۔ اور سخت نازک حالات میں بھی مذہبی مسائل کو ایک دوسرے کی تکفیر اور سب و شتم کا ذریعہ بنانے سے باز رکھیں۔ تو پھر ان کے خلاف پُر زور آواز اٹھانی چاہیئے۔ اور عوام الناس پر واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ جو لوگ انہیں آپس میں لڑا رہے ہیں۔ وہ اپنی ذاتی اغراض اور فوائد کی خاطر یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بھلا غور تو فرمائیے۔ ان معزز ترین سیاسی لیڈروں اور نمائندوں کے مقابلہ میں جو بنگال۔ مدراس۔ بمبئی۔ یو پی۔ پنجاب۔ سندھ۔ سی پی۔ بہار و اڑیسہ کے مسلمانوں کی نمائندگی کونسل آف سٹیٹ اور اسمبلی میں کر رہے ہیں۔ جن کی سابقہ قومی و ملکی خدمات نہایت ہی شاندار ہیں۔ ان لوگوں کی حقیقت ہی کیا ہے۔ جنہیں پنجاب سے باہر کوئی جانتا بھی نہیں۔ اور جو پنجاب میں بھی ادنیٰ ترین طبقہ سے تعلق رکھتے اور جن کا سابقہ ریکارڈ نہایت ہی شرمناک ہے ایسے لوگوں کی فتنہ انگیزیوں کے اثر سے محفوظ نہ رہنا اور ہندوستان کے معزز ترین لیڈروں کی آواز پر کان نہ دھرنا اتنا بڑا قومی جرم ہے۔ جو کسی صورت میں بھی قابلِ درگزر نہیں۔ ہر سمجھدار اور ہوشمند مسلمان کو "برادرانِ ملت سے دردمندانہ اپیل" شائع کرنے والے معززین کی خدمات کا مقابلہ ان لوگوں کی خدمات سے جنہوں نے مسلمانوں کو خانہ جنگی میں مبتلا کر رکھا ہے، کر کے دیکھ لینا چاہیئے کہ ان میں سے کون یہ حق رکھتے ہیں۔ کہ ان کا ساتھ دیا جائے اور ان کی بات مانی جائے۔ اور کون اس قابل ہیں کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ جن لوگوں نے آجکل مسلمانوں کو ایک خطرناک فتنہ میں مبتلا کر رکھا ہے اور جو احراری کہلاتے ہیں۔ ان کے کارنامے سوائے اس کے کیا ہیں۔ کہ انہوں نے پہلے خلافت کی تحریک میں مسلمانوں کو تباہ و برباد کیا۔ پھر کانگرس کے آلۂ کار بن کر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ اس کے بعد کشمیر اور کپورتھلہ وغیرہ کی

نیشنل لیگ سیالکوٹ کی اہم قراردادیں

نیشنل لیگ سیالکوٹ کا ایک جلسہ زیر صدارت چودہری شاہ نواز صاحب پلیڈر منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے۔

(۱) نیشنل لیگ سیالکوٹ کا یہ جلسہ مولوی حبیب الرحمٰن۔ احسان احمد۔ محمد یار خان اور عبدالرحیم عاجز کی ان تقریروں کی طرف حکومت کو توجہ دلاتا ہے۔ جو ۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو انہوں نے سیالکوٹ کے جلسہ میں کیں۔ اور جن میں انہوں نے جماعت احمدیہ کے مقدس امام کی شخصیت پر ناپاک اور گندے الزام لگائے۔ یہ جلسہ اس بات کا اظہار کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہے۔ کہ احراریوں کی ایسی حرکات جن کا کوئی انسداد نہیں کیا جا رہا۔ جماعت احمدیہ کے خلاف دشمنی اور حقارت کی آگ اور زیادہ بھڑکا رہی ہیں۔ اور ان کا سدباب نہایت مشکل ہو جائیگا

(۲) نیشنل لیگ کا یہ اجلاس حکومت پر واضح کر دینا چاہتا ہے۔ کہ ان ناقابل برداشت گالیوں کی وجہ سے جو کہ بے دھڑک جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور بانی کو دی جاتی ہیں۔ احمدیوں کو اپنے جذبات پر قابو رکھنا نہایت مشکل ہو رہا ہے۔ اور ان حالات میں اگر کوئی ناگوار حادثہ واقع ہوا۔ تو اس کا الزام یا تو احرار پر ہوگا۔ جو احمدیوں کو تکلیف دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے۔ یا گورنمنٹ پر ہوگا۔ جو شرارت کے بیجوں کو نشوونما پانے کی اجازت دے رہی ہے

(۳) یہ جلسہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ مقامی حکام موجودہ پیدا شدہ حالات میں صحیح اور مناسب رویہ اختیار کرنے کے فیصلہ پر کیوں نہیں پہنچتے۔ جبکہ حال ہی میں نیشنل لیگ کے ایک وفد کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے یقین دلایا تھا۔ کہ گورنمنٹ آیندہ احراریوں کے ناپاک پروپیگنڈا کو روکنے کے لئے اس حد تک کارروائی کرے گی۔ جہاں تک کہ قانون اجازت دیتا ہے۔

(۴) یہ جلسہ پریذیڈنٹ اور سکرٹری نیشنل لیگ کو اختیار دیتا ہے۔ کہ وہ موجودہ حالت سے مقامی افسران کو آگاہ کریں۔

(۵) مندرجہ بالا ریزولیوشنز کی نقول سکرٹری پنجاب گورنمنٹ ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پریس کو بھیجی جائیں۔ نذیر احمد باجوہ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر سیالکوٹ

انگلستان میں تحیر خیز فلکی تغیرات

آج سے اٹھائیس سال پہلے ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں پنجاب اور ہندوستان کے مختلف مقامات میں آسمان پر آگ کا ایک بڑا شعلہ دیکھا گیا تھا جسے لوگوں نے آتشی گولہ سے تعبیر کیا۔ اور بڑی عمر کے لوگوں نے بتایا کہ اس قسم کا مہیب اور ہولناک واقعہ انہوں نے کبھی نہیں دیکھا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے یہ الہاماً بتا چکا تھا۔ کہ ؎

آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

اس لئے آپ نے اللہ تعالےٰ کے اس نشان کا ذکر حقیقۃ الوحی میں کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔ "یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ کہ تنبیہ کے طور پر ان ممالک میں خدا تعالےٰ کی طرف سے آگ برسی ہے۔ جیسا کہ میں نے شائع کیا تھا۔ کہ آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے۔ سو خدا نے یہ پیشگوئی پوری کی"۔

اسی طرح فرمایا "جب سے دنیا پیدا ہوئی یہ زمانہ کسی نے نہیں دیکھا۔ یہ خدا کے فرشتوں اور شیاطین کی آخری جنگ ہے۔ اور دراصل یہ آتشی گولہ بھی جو جابجا نمودار ہوا ہے۔ اسی جنگ کی طرف اشارہ ہے"۔ صفحہ ۵۸

اللہ تعالےٰ کے اس نشان سے جو ؎

آسماں بارد نشاں الوقت مے گوید زمیں ۔ ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

کا ثبوت تھا۔ سعید طبائع نے فائدہ اٹھایا۔ اب ولایتی اخبارات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اسی قسم کا ایک نشان حال ہی میں انگلستان کے بعض حصوں میں ظاہر ہوا ہے۔ چنانچہ ڈیلی میل میں ایک ستر سالہ بوڑھا ایف آر نفر سمتھ لکھتا ہے۔ "سورج غروب ہونے کے بعد ایک آگ کے گلوب کی مانند تیز روشنی کا جھاڑ آسمان پر نظر آیا۔ جو آدھ گھنٹہ تک برابر شعلہ زن رہا۔ میری عمر اس وقت ستر سال کی ہو چکی ہے۔ لیکن مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے اپنی عمر بھر میں کبھی ایسا عجیب نشان پہلے دیکھا ہو"۔ ایوننگ کرانیکل میں شائع ہوا ہے۔ کہ ٹائن سے ایک سو میل کے فاصلہ پر جہاز کے ملاحوں کو ایک عجیب قسم کا نظر دکھائی دیا۔ جس سے تمام ملاح خوفزدہ ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے جب وہ ٹائن سے ایک سو میل کے فاصلہ پر تھے تو ایک تیز چمکتی ہوئی روشنی کی دھار آسمان میں معلوم ہوئی۔ جس نے جلدی ہی حرف VV کی شکل اختیار کر لی۔ تمام جہاز ران اس منظر کو دیکھ کر ہراساں اور خائف ہو گئے۔ اور جہاز سے باہر نکل آئے۔ جب اس روشنی نے اپنی شکل ڈبلیو میں تبدیل کی۔ اس وقت بہت زیادہ خطرہ پیدا ہو گیا۔ سورج غروب ہو چکا تھا۔ اور مطلع صاف تھا۔ بہت سے ملاحوں نے اس نشان کو لڑائی کی علامت ظاہر کیا۔ یا ایسا ہی کوئی واقعہ جو لڑائی سے تعلق رکھنے والا ہو۔ ہم اس رات خوف کی وجہ سے بالکل نہیں سوئے۔ ہم نے ایسا منظر بحر شمالی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔" ہم ان لوگوں کو جو قدرتی تغیرات سے سبق حاصل کرنے۔ اور اپنی دور رس نگاہ سے بات کی تہ تک پہنچنے کے عادی ہیں توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ غور کریں اور سوچیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	نور محمد صاحب ضلع کیمبل پور	۷	بشیر الدین صاحب ضلع گورداسپور
۲	حسن بی بی صاحبہ " گورداسپور	۸	روڑی صاحبہ "
۳	مہراں بی بی صاحبہ " "	۹	صادق مسیح صاحب "
۴	احمد خان صاحب ضلع گوجرانوالہ	۱۰	محمد شفیع صاحب ضلع شیخوپورہ
۵	اللہ دتا صاحب ضلع شیخوپورہ	۱۱	ماہی صاحب ضلع گورداسپور
۶	عبدالواحد صاحب ضلع گورداسپور		

نمائندگان مجلس مشاورت سے ضروری گذارش

نمائندگان مجلس مشاورت جو باہر سے تشریف لائے ہیں۔ مجھ سے ملنے کے لئے فرداً فرداً کوئی نہ کوئی مناسب موقعہ نکالیں۔ ان کے ساتھ مقامی تبلیغ کے متعلق ایک ضروری مشورہ کرنا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

لکھنؤ میں احمدیت کے خلاف سید عطاء اللہ شاہ کی بدزبانی

لکھنؤ میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا ۱۳ اپریل لیکچر ہوا۔ جو ہماری جماعت کے خلاف سخت اشتعال انگیز تھا۔ بار بار وہی باتیں کیں۔ جو جلسہ احرار قادیان میں کہہ چکے تھے تقریر بالکل غیر مسلسل اور بے جوڑ تھی۔ لکھنؤ متوقع تھے۔ کہ تقریر میں کوئی کام کی بات ہوگی۔ مگر وہی سطحی خیالات تھے جو پرانے دقیانوسی ملا بیان کرتے ہیں۔ نامہ نگار

نیروبی (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ احمدیت

احراری مولوی کی ننگِ اسلام حرکات

بذریعہ ہوائی ڈاک

حال ہی میں اخبار "زمیندار" اور "احسان" کے نامہ نگاران نیروبی نے "مرزائیت کی موت" کے عنوان سے دراصل اپنی موت کا خوف ظاہر کیا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ میرو میں لال حسین کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مناظرہ ہؤا۔ میرو کے غیر احمدی دوستوں نے اور ہمارے مکرم سیٹھ عثمان بھائی کے بعض رشتہ داروں نے جو احمدی نہیں۔ لال حسین صاحب کو مجبور کر دیا۔ کہ جب تم نے تقریر کی ہے۔ تو احمدی مبلغ کو بھی جواب کے لئے اتنا وقت دیا جائے۔ تا ہمیں دونوں طرف کے خیالات کا علم ہو جائے۔ مگر وُہ ہیرا پھیری کرتے ہُوئے اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ آخر جب لوگوں نے زیادہ دباؤ ڈالا۔ تو لوگوں کو یہ کہہ کر چکمہ دیا۔ کہ میں وقت دینے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ احمدی مبلغ اتنا ہی وقت قادیان کے جلسہ سالانہ میں لے دینے کی ذمہ داری لے۔ ورنہ ۵۰۰ - شلنگ ہرجانہ ادا کرے۔

یوسف حاجی صاحب یہ تحریر لے کر آئے۔ میں نے اسی وقت اس کے جواب میں لکھدیا۔ "کہ مجھے لال حسین صاحب کی یہ شرط منظور ہے بشرطیکہ وُہ صرف افریقہ کے مسلمانوں کا ایک مرکزی جلسہ کمپالہ یا نیروبی میں منعقد کریں۔ اور مجھے تقریر کرنے کا وقت اس جلسہ میں دیا جائے۔ کیونکہ قادیان میں تمام دُنیا کے احمدیوں کا مرکزی جلسہ ہوتا ہے۔ میں تمام دُنیا کے مسلمانوں کا نہیں صرف افریقہ کے مسلمانوں کا مرکزی جلسہ چاہتا ہوں تم بھی افریقہ میں موجود اور میں بھی"۔

ایک معمولی قصبہ میں اور چند آدمیوں میں وقت دینے کے متعلق اس قدر حیل و حجت سے کام لیتے ہُوئے اس مجاہد ملت نے جان چھڑانے کی کوشش کی۔ مگر بے سُود۔ آخر میں نے مجبور کیا۔ تو مناظرہ سے گریز کرنے کے لئے منصف اور ثالث کا تقرر چاہا۔ جب گاؤں کے لوگوں نے دیکھا۔ کہ یہ مطالبہ سخت بے ہودہ ہے۔ تو لال حسین کو اسے بھی چھوڑنا پڑا۔ آخر جب شرائط طے ہونے کی باری آئی۔ تو کہنے لگا۔ کہ امت محمدیہ کے بزرگوں کی کوئی بات مجھے قابل تسلیم نہ ہوگی۔ گویا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سید الاولیا ایسے بزرگوں کے اقوال اس ننگ انسانیت مُلّا کے لئے حجت نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ۔ حضرت عمر رضؓ۔ حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے اقوال اس کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ حقیقتاً بزرگان سلف کے اقوال اس کے لئے سم قاتل تھے۔ مگر میں نے کہا چلو۔ میں یہ بھی مانتا ہوں۔ کسی طرح تم مناظرہ کرو۔ شرائط ایک ہندو رلارام نے درمیان میں پڑ کر لال حسین سے لکھوا کر لے آیا جس میں ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ رلارام صدر ہوگا جس کا کام یہ ہوگا۔ کہ وقت اور شرائط کا خیال رکھے وبس۔ میں نے اس پر دستخط کر دیئے۔

انعامی مطالبات

میرو کے مناظرہ کی رپورٹ پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق مجھے مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اتنا کہتا ہوں۔ کہ اس مناظرہ میں لال حسین کے لئے چار سَو شلنگ کے انعام رکھے گئے۔ اور آخر وقت تک اُسے برانگیختہ کرتا رہا۔ مگر اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ مندرجہ ذیل چھ مطالبات تھے۔ جن کا آخر وقت تک وُہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

۱- آپ نے کہا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کافر کہا۔ اور جماعت احمدیہ کو وُہ کافر سمجھتے ہیں۔ میرے پاس یہ ثنائی پاکٹ بک ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اسلامی فرقوں میں سے آخری فرقہ ہے۔ اور احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتوےٰ دیا ہے۔ بتاؤ۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہاں لکھا۔ کہ جماعت احمدیہ کافر ہے۔

۲- آپ نے کہا ہے۔ کہ تفسیر جلالین میں لکھا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے بلقیس سے شادی کرنے کے لئے اس کی پنڈلیاں دیکھیں۔ اور اسی غرض کے لئے محل تیار کرایا گیا۔ اور نکاح کی غرض سے پنڈلیاں دیکھنی جائز ہیں۔ لو یہ جلالین ہے۔ اور بتاؤ۔ اس میں کہاں لکھا ہے۔ کہ نکاح کرنے کی غرض سے پنڈلیاں دیکھنی جائز ہیں۔

۳- حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد۔ یہ لو۔ انجیل اور نکالو۔ یہ کہاں لکھا ہے۔

۴- تفسیر نویسی بالمقابل لکھنے کا چیلنج دیا گیا۔ مگر لال حسین نے قبول نہ کیا۔

۵- حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق آپ کا دعوےٰ ہے۔ کہ وُہ زندہ جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اگر قرآن مجید سے آسمان کا لفظ ثابت کر دو۔ تو انعام لو۔

۶- ترمذی جلد ۲ میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ لم یکن الذین پڑھتے ہُوئے ان الذین ... الخ پڑھا۔ لو یہ قرآن مجید۔ اور نکالو سورہ لم یکن سے ان الذین عند اللہ کے الفاظ۔ یہ مطالبہ اور نمبر ۳ کا مطالبہ اس وقت کیا گیا۔ جب لال حسین صاحب نے کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ھٰذا خلیفۃ اللہ المھدی کا حوالہ غلط دیا ہے۔ اور بخاری میں یہ نہیں۔

آخر وقت تک لال حسین صاحب ان مطالبات کو پورا نہ کر سکے۔ اور اِدھر اُدھر کی لغویات میں وقت گزارنے کی کوشش کرتے رہے۔

کس کی موت ہُوئی

اس مناظرہ کے بعد دو افراد احمدی ہُوئے محمد بن حاجی ایُوب۔ اور خاتون بنت محمد۔ مگر بایں ہمہ اس کا نام "مرزائیت کی موت" رکھا گیا ہے۔ عقل کے اندھوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں۔ کہ لال حسین میرو جاتا ہے۔ تو ایک شراب فروش کے ہاں ٹھیرتا ہے۔ منگاڈی جاتا ہے۔ تو ایک شراب فروش کے پاس ٹھیرتا ہے۔ نکورہ جاتا ہے۔ تو سوؤر کے گوشت اور شراب کی تجارت کرنے والے کے پاس ٹھیرتا ہے۔ میرو میں ایک جلسہ ہوتا ہے۔ تو اس کا صدر شراب کی تجارت کرنے والا بنایا جاتا ہے۔ یہ تو ان ننگِ اسلام مُلّانوں اور "زمیندار" و "احسان" جیسے رذیل چیتھڑوں کے نزدیک اسلام کی شاندار خدمات اور اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔ لیکن جس مناظرہ کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے فوری طور پر دو نفوس احمدی ہوتے ہیں اور کئی لوگوں میں تحقیق کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اُسے "مرزائیت کی موت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اگر ضرورت ہُوئی۔ تو میں انشاء اللہ کھول کر بتاؤں گا کہ احمدیت کی موت کے خواب دیکھنے والا یہ ننگِ اسلام کس طرح شرمناک حرکات کا مرتکب ہو کر اخلاقی روحانی۔ اور مذہبی موت کے شکار ہو چکا ہے۔

رلارام کے فیصلہ کی حقیقت

رہا رلارام کا فیصلہ۔ اول تو یہ تحریر اس کی اپنی لکھی ہُوئی نہیں۔ بلکہ لال حسین کی اپنی فریب کاری کا نتیجہ ہے۔ اور اس میں یہ سراسر جھوٹ لکھا گیا ہے۔ کہ "پبلک نے رلارام کو مناظرہ کا صدر قرار دیا" حالانکہ پبلک نے اسے مناظرہ کا صدر نہ قرار دیا تھا۔ بلکہ صرف دو شخصوں نے اسے وقت دیکھنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ تاہم اس چٹھی اور فیصلہ کا جو اثر ان معزز غیر احمدی صاحبان پر ہؤا ہے۔ جو رلارام کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ وُہ مسٹر تاجدین صاحب اور سیر کی چٹھی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو انہوں نے ہمارے پاس بھیجی ہے۔

جناب بابو رام صاحب کی چٹھی

اس چٹھی کو نقل کرنے سے پہلے میں ایک اور چٹھی جو ایک معزز تعلیم یافتہ ہندو کی ہے۔ اسے پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غیر مسلم معزز بھی لال حسین صاحب کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔ بابو صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

"آج اتوار مورخہ ۲۴ - فروری ۱۹۳۵ء کو میں مسلمانوں کی مسجد میں ایک مولوی کا وعظ سننے گیا۔ جس کی بڑی مشہوری تھی۔ کہ یہ مولوی صاحب جن کا نام لال حسین اختر ہے۔ نہایت اعلےٰ درجہ کی تقریر کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ جو کچھ دیکھا اور سُنا۔ وُہ ناٹک والوں کی طرح ایک اچھا خاصہ ایکٹر کی طرح سوانگ رچا رہے تھے۔ اور جو کچھ کہہ رہے تھے۔ وُہ شریف لوگوں کے سننے کے قابل نہیں تھا۔ ہمارے مندروں میں اگر ایسے اپدیشک آئیں۔ تو ہم دوبارہ ان کو مُونہہ لگانے کے لئے تیار نہ ہوتے۔ ایسے مولویوں کی حالت قابل رحم ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کو اپنے دین کا علم ایسا ویسا ہی آتا ہے۔ جیسا کہ اس کا مسخرہ لیکچر تھا"۔

پنڈت بابو رام تعلیم خود ریلوے ڈیپارٹمنٹ کر

یہ ہے احراریوں کے "مبلغ اسلام" اور "شیر اسلام" کی حقیقت

مسٹر تاجدین صاحب کی فیصلہ کن چٹھی

مسٹر تاجدین صاحب کی چٹھی حسب ذیل ہے:-

مائی ڈیر لالہ رلارام جی تسلیم۔ بابت مناظرہ میرو میں آپ سے چند ایک سوالات دریافت کرتا ہوں اگر آپ جواب دیں گے تو مشکور ہونگا (۱) کیا آپ اس مناظرہ میں ثالث تھے۔ یا صدر۔ (۲) کیا صدر بھی مناظرہ کا فیصلہ کرتا ہے۔

(۳) آپ کو ثالث کس نے مقرر کیا۔ کیا مولوی مبارک احمد اور مولوی لال حسین اختر نے۔ کیا تحریر کے ذریعہ آپ کی تقرری ہوئی تھی۔

(۴) آپ کا علم کہاں تک ہے۔ کیا عربی آپ جانتے ہیں۔ کیا آپ ہمارے مسلّم علمی محاورات کو سمجھ سکتے ہیں۔

(۵) آپ نے جو یہ لکھا کہ مجھ پر بہت اثر ہوا۔ کیا آپ اس اثر سے مسلمان ہو چکے ہیں۔ یا اسلام میں داخل ہونے کے قریب ہیں۔

(۶) کیا آپ نے بحث کے نتیجہ میں یہ مان لیا ہے۔ کہ جو نبی عیسےٰ آسمان پر اس جسم کے ساتھ دو ہزار سال سے زندہ ہیں۔ وہی زمین پر آئینگے اور خدا چونکہ اس جیسا دوسرا نبی نہ پیدا کر سکا۔ اور نہ کر سکے گا۔ اس لئے اس کو ایسے محفوظ رکھنے کی ضرورت پڑی۔ تاکہ جہاں کہیں ضرورت پڑے۔ اسے سٹر سائمن کی طرح فیصلہ کرنے کے لئے بھیجا جائے۔ گویا مسیح کو Reserve آفیسر کی حیثیت میں ٹھہار کھا ہے۔ اور وہ پنشنر کی حیثیت سے نہیں۔ جیسا کہ ہمارے حنفی مولوی صاحب نے نیروبی کے مناظرہ میں احمدی مولوی صاحب کو جواب دیا تھا۔

(۷) اگر آپ کا جواب نفی میں ہو۔ کہ نہ میں مسلمان ہونے کے قریب ہوں۔ اور نہ ہی عیسےٰ نبی تمام دنیا کا فیصلہ چکانے کے لئے محفوظ رکھے گئے ہیں۔ تو کیا آپ مجھے معاف فرمائیں گے۔ اگر میں آپ کے فیصلہ کو اپریل فول سے زیادہ نہ سمجھوں۔

(۸) کیا آپ کے مذہب میں بدزبان انسان کے لئے خدا کے گھر میں کوئی عزت ہے۔ اور کیا خدا ایسے لوگوں کو معرفت کا علم عطا فرما سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرے۔ تو مجھے اس کی خدائی میں شک ہو گا۔

کل اس ننگ اسلام اختر نے جامع مسجد کو ہو میں اپنی بداخلاقی کا نہایت شرمناک مظاہرہ کیا۔ اور ہمارے بھائی حنفی مسلمان اس ایکٹ کو دیکھ کر خوش ہو رہے۔ اور مسجد میں تالیاں بجا رہے تھے۔ یہ ایک بہروپئے کی نقل تھی اور غیر مسلم اصحاب اس شرم کش نظارے سے بیزار ہو کر نفرت کر رہے تھے۔ اور ان میں سے کئی ایک اصحاب نے مجھے نادم کیا۔ کہ کیا مسجدوں میں بھی ڈراما کرایا کرتے ہو۔ اور کیا آپ لوگوں کے رہنما ایسے ہی ہوتے ہیں۔ تابعدار آنا جدیں
نیروبی۔ ڈبلیو۔ دی کسمون۔ حنفی المذہب ۴۴

مگر ان حقائق کی روشنی میں کوئی بے وقوف اور عقل کا اندھا ہی ہو گا۔ جو کہے کہ لال حسین اختر کے مناظرہ سے "مرزائیت کی موت" واقع ہو گئی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ احمدیت کے آئینہ میں مخالفین احمدیت کو اپنی موت نظر آ رہی ہے۔ جب سے لال حسین صاحب اس علاقہ میں آئے ہیں۔ خدا کے فضل سے پانچ احمدی ہو چکے ہیں۔ اگر اس کا نام موت ہے تو خدا کرے۔ ایسی موت ہر روز آئے۔

طالب دعا۔ شیخ مبارک احمد احمدی
مبشر احمدیت نیروبی

خدا تعالیٰ کی راہ میں خوشی سے تکالیف اٹھانیوالا ایک احمدی مجاہد

مخالفین احمدیت کے ظلم و ستم کی مختصر مگر دردناک داستان

یہ سنت الٰہی ہے کہ نبی کے ماننے والوں کو نہ ماننے والے ہر قسم کی تکالیف دیتے چلے آئے ہیں۔ لیکن شریف لوگ ہر مذہب میں ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو باوجود مذہبی اختلاف کے ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ یہاں پنڈی بھٹیاں میں باوجود مذہبی اختلاف کے بعض ہندو شرفاء مجھے نہایت امین خیال کرتے ہیں۔ وہ میرے مداح ہیں۔ اور عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں میں سے بھی بعض لوگ ہیں۔ جو احمدیت کے مخالف ہیں۔ لیکن میری ایمانداری اور دینداری کی وجہ سے میری عزت کرتے ہیں۔ شہر کے کئی لوگوں نے کئی بار (شیخ اللہ بخش۔ مولا بخش۔ محمد حسین صاحبان) کو میرے متعلق کہا ہے۔ کہ اسے دوکان سے اٹھا دو۔ لیکن وہ کہتے ہیں۔ ایسا شریف انسان ہمیں اور نہیں ملتا۔ اس کو ہم کیوں اٹھائیں ؛

یہ تو تصویر کا ایک رخ ہے۔ اب دوسرا بھی ملاحظہ ہو ؛

تصویر کا دوسرا رخ

مجھے احمدیت کی تبلیغ کرنے کی وجہ سے سرے بازار پانچ بار بُری طرح مارا پیٹا گیا۔ موضع سکھیکے اور گرھی گوندل میں مجھے گندی گالیاں دی گئیں۔ اور پیٹا گیا۔ اور گلا گھونٹا گیا۔ موضع عطار الوالہ میں مجھے اس قدر پیٹا گیا۔ کہ پورا ایک ماہ شفا خانہ میں داخل ہو کر علاج کراتا رہا ؛

مالی نقصان

ایک نمبردار نے مجھے اپنے گاؤں متصل پنڈی بھٹیاں میں دوکان کھولنے کی تحریک کی۔ وہاں بھی اللہ تعالےٰ نے تبلیغ کا موقعہ دیا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے دو ہندو مسلمان ہو گئے۔ ان میں سے ایک قابلِ ذکر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل ہیں ؛

تیسرا ایک اور نوجوان تعلیم یافتہ ہندو اسلام لانے کے بالکل قریب ہو گیا تھا اس نے کہدیا تھا۔ کہ میں اپنی بیوی کو بھی تبلیغ کر رہا ہوں۔ اگر وہ ایک ماہ تک مسلمان ہو گئی۔ تو بہتر ورنہ میں اکیلا مسلمان ہونے کا اعلان کر دوں گا۔ چونکہ وہ بھی علی الاعلان تبلیغ اسلام کرنے لگ گیا تھا۔ اس لئے تمام ہندو مل کر نمبردار کے پاس گئے۔ اور کہا کہ ہمارے دو آدمی "مراد" نے پہلے مسلمان کر لئے ہیں۔ اب تیسرا بھی تیار ہے۔ اس لئے ہم گاؤں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ ورنہ اس کو تبلیغ کرنے سے روکو۔ اس پر نمبردار نے مجھے تنبیہ کی۔ کہ تم ان کو تبلیغ نہ کیا کرو۔ تمہاری خاطر میں اپنا گاؤں ویران نہیں کر سکتا۔ لیکن میں نے اس کی تنبیہ کی کوئی پروا نہ کی۔ اور حسب دستور تبلیغ کرتا رہا۔ تین چار دن کے بعد دوبارہ ہندوؤں کا وفد نمبردار کے پاس گیا۔ اور دوبارہ نمبردار نے مجھے بلا کر سخت گندی گالیاں دیں۔ اور کہا گاؤں سے نکل جاؤ۔ میں چلا تو جاتا۔ لیکن اس خیال سے کہ تیسرا ہندو بھی مسلمان ہو جائے۔ رہ گیا ؛

نمبردار پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کا مرید تھا۔ میں نے ایک خط پیر صاحب کے نام لکھا۔ اور نہایت عاجزانہ اپیل کی۔ کہ اگر میں اس گاؤں سے چلا گیا۔ تو یہ تیسرا ہندو مسلمان ہونے سے رہ جائے گا۔ آپ نمبردار صاحب کو سمجھائیں۔ مگر پیر صاحب نے میری درخواست کا یہ جواب دیا۔ کہ "اس سوّر بے ایمان مرزائی کو فوراً گاؤں سے نکال دو"۔ پھر کیا تھا۔ نمبردار نے میرے ساتھ وہ شرارت کرنی چاہی جو دل کو پاش پاش کر دینے والی تھی۔ لیکن محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ میں اس نمبردار کی شرارت سے محفوظ رہا۔ البتہ ۲۲۵ روپیہ جو نمبردار کے ذمہ میرا تھا۔ وہ اب تک نہیں ملا ؛

شرمناک منصوبہ

اس وقت گاؤں میں میری ایک گیارہ سالہ لڑکی میرے پاس تھی۔ گاؤں کے اشرار نے مل کر منصوبہ کیا۔ کہ میری لڑکی چھین کر لے جائیں۔ چنانچہ گیارہ بجے کے قریب بہت سے لوگ میرے گھر میں گھس آئے۔ اور کہا تم نے ہمارا ایک لڑکا قادیان بھیج دیا ہے اس کے عوض ہم تمہاری لڑکی چھین لے جاتے ہیں۔ اس وقت میری جو حالت تھی۔ وہ خدا ہی جانتا ہے۔ آنکھوں میں دنیا اندھیر ہو گئی۔ دل میں دعا شروع کی۔ اور روح سجدہ میں گر گئی۔ قریباً نصف گھنٹہ تک وہ لوگ میرے مکان میں گھسے رہے۔ اللہ تعالےٰ نے میری دعا سن کر ان دشمنوں کے دل میں یہ ڈالا۔ کہ رات کو ڈاکہ ڈالنا چاہئے۔ لڑکی میرے ساتھ لپٹی ہوئی تھی۔ اور چیخ رہی تھی۔ اس خیال سے شریر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد میں نے دو آدمیوں سے کہا۔ کہ دو میل پر میرا پیغام لے جاؤ۔ گو وہ میرے ہمدرد تھے۔ لیکن گاؤں والوں سے مرعوب تھے ؛

نمبردار نے سخت تنبیہ کر دی تھی۔ کہ جو اس کا پیغام باہر لے جائے گا۔ اس کو بُری طرح سزا دی جائے گی۔ میں نے پچیس روپیہ تک دینے کے لئے کہا۔ کہ خدا کے لئے دو میل پر میرا پیغام میرے ایک دوست کو دے آؤ۔ لیکن وہ لوگ کچھ ایسے خوفزدہ تھے۔ کہ پھر بھی تیار نہ ہوئے۔ اسکے بعد مجھے اور زیادہ خطرہ پیدا ہو گیا۔ اور میں نے سمجھا۔ کہ یہ سخت خطرناک سازش ہے۔ آخر

میں نے ایک اور گھر میں جا کر ایک عورت سے کہا۔ کہ میری لڑکی کو دو گھنٹہ تک چھپا رکھو۔ اس عورت کو رحم آ گیا۔ اس نے لڑکی کو ایک کوٹھڑی میں بند کر کے قفل لگا دیا۔ اور میں عورتوں کے سیاہ کپڑے پہن کر وہاں سے اللہ تعالےٰ کے نام پر نکلا۔ اور منزلِ مقصود پر پہونچ گیا۔ وہاں سے ایک رئیس آ گیا۔ جو گھوڑی پر بٹھا کر ہمیں اپنے ساتھ لے گیا۔ اس طرح سے نکلنے کی وجہ سے میرا پندرہ سو روپیہ جو لوگوں کے ذمہ قرض تھا ضائع ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

پانی بند اور قتل کے ارادے

پنڈی بھٹیاں میں دو بار میرا پانی بند کیا گیا مارچ ۱۹۳۳ء میں منڈی میں جلسہ کیا گیا۔ تو لوگ فرش کے کپڑے۔ لالٹین وغیرہ چھین کر لے گئے۔ اور گندی گالیاں دیں۔ پتھر مارے یہاں تک کہ گھر میں پہونچنے تک پتھر مارتے اور گندی گالیاں دیتے رہے۔ اور کئی بار میرے قتل کے منصوبے کئے گئے۔ ایک شخص نے کئی بار علی الاعلان مجھے قتل کرنے کی دھمکیاں دیں۔ اب ان کے تین بڑے لڑکے احمدی ہو چکے ہیں۔ اور بڑے مخلص مبلغ ہیں۔ میرے ذریعہ قریبًا ۱۵۰ نئے بیج مختلف مقامات پر لگائے گئے۔ جو بار یاب ہوئے۔

تیرے منہ کی ہی قسم اے میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

(خواستگارِ دعا۔ محمد مراد سکرٹری انجمن احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

لجنہ اماء اللہ قادیان کے ایک اجلاس کی اہم قرار دادیں

۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء دفتر لائبریری میں لجنہ اماء اللہ قادیان کا ایک جلسہ زیر صدارت محترمہ عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

۱۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کا یہ اجلاس اس پوسٹر کے ضبط ہونے کو کافی نہیں سمجھتا۔ جو ملتان سے ایک شخص نے بعنوان "مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" شائع کیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ جس شخص نے ایسا دل آزار اور ہمارے پیارے ہادی و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سخت توہین کرنے والا اشتہار شائع کیا ہے۔ اس سے اس قانون کے ماتحت جو مذہبی پیشواؤں کے عزت و احترام کے لئے بنایا گیا ہے۔ بازپرس کی جائے

۲۔ چونکہ شائع کنندہ پوسٹر نے طبقہ خواتین کی سخت توہین کی ہے۔ لہٰذا یہ جلسۂ مستورات اس کے خلاف سخت غصہ و نفرت کا اظہار کرتا ہوا گورنمنٹ پنجاب سے پُر زور اپیل کرتا ہے۔ کہ ایسی حرکات کا سد باب کر کے نسوانی حرمت و عزت قائم رکھنے کا انتظام کرے۔

۳۔ یہ اجلاس مقامی پولیس کے غیر منصفانہ رویہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔ جو اس نے اس وقت اختیار کیا۔ جبکہ میاں محمد اسماعیل صاحب صدیقی کو ایک احراری کے مکان میں بند کر کے مارا پیٹا جا رہا تھا۔ اور ان کی عورتیں سخت گندی گالیاں دے رہی تھیں۔ پولیس کو فورًا اطلاع دی گئی۔ مگر اس نے قطعًا پرواہ نہیں کی۔ لجنہ اماء اللہ و دیگر تمام مستورات کا یہ اجلاس پولیس کے اس رویہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا حکامِ بالا کی توجہ اس طرف مبذول کرتا ہے۔

۴۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کا یہ اجلاس جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر کے پنجاب کونسل کا ممبر منتخب ہونے پر اظہار مسرت کرتا ہوا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اور جناب چودھری صاحب موصوف کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے وجود کو ملک و ملت کے لئے مفید بنائے

۵۔ قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اور ۱ و ۲ ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب پنجاب کو بھجوائی جائیں و ۳ کی نقل ڈپٹی کمشنر گورداسپور و سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو بھیجی جائے۔ اور ریزولیوشن ۴ کی نقل جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب کی خدمت میں بھجوا دی جائے۔

(خاکسار عظمت خاتون نائبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

نیشنل لیگ محمود آباد فارم کی قرار دادیں!

نیشنل لیگ محمود آباد فارم مورو سندھ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر احمد الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ جلسہ حبیب الرحمٰن صدر احرار کے سیالکوٹ کے جلسہ ۱۲ اپریل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ۔ امام جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت دل آزار الفاظ کے استعمال کو صدر مذکور کی حد درجہ کی کمینہ حرکت تصور کرتے ہوئے اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ حبیب الرحمٰن جیسے مفتنی کے خلاف قانون کو حرکت میں لایا جائے۔

۲۔ نیشنل لیگ کا یہ اجلاس چودھری حسین علی مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کا قادیان کے طالب علموں کی پرائیویٹ علمی اور ادبی مجالس میں متعدد بار دخل انداز ہونا سراسر ناجائز اور قانونی حدود سے باہر یقین کرتا ہے۔ اور انکے اس رویہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حکام بالا سے درخواست کرتا ہے۔ کہ مناسب کارروائی کیجائے۔

۳۔ قرار پایا کہ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ قادیان۔ گورنمنٹ پنجاب۔ گورنمنٹ ہند اور پریس کو بھیجی جائیں۔ (جنرل سکرٹری نیشنل لیگ محمود آباد فارم سندھ)

انسپکٹران بیت المال کے متعلق ضروری اطلاع

انسپکٹران بیت المال کو ان کے حلقوں میں بھیجا گیا ہے۔ بعض انسپکٹران کے رخصت پر ہونے کے سبب یا بعض کو کسی خاص انجمن میں عارضی طور پر مقرر کر دینے کے سبب ان کے حلقوں میں کچھ تغیر کیا گیا ہے۔ جو مفصلہ ذیل ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ کے انسپکٹر کے ساتھ جب وہ ان کے ہاں دورہ پر جائیں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نمبر شمار	نام انسپکٹر	حلقہ جس میں دورہ کریں گے۔
۱	مولوی عبد العزیز صاحب	ضلع لائل پور۔ سرگودھا۔ جھنگ۔
۲	حکیم محمد فیروز الدین صاحب	ضلع امرتسر۔ سیالکوٹ۔ کچھ علاقہ ضلع گورداسپور کا یعنی بٹالہ سے ڈیرہ بابا نانک کی سڑک کی ملحقہ انجمنیں۔
۳	چودھری بدر الدین صاحب	ضلع جالندھر۔ ہوشیار پور۔ کچھ علاقہ ضلع گورداسپور کا جو دریائے بیاس کے کنارے پر انجمنیں واقع ہیں۔
۴	سید محمد علی شاہ صاحب	ضلع لدھیانہ۔ ریاستہائے نابھہ۔ پٹیالہ۔ سنگرور۔ مالیر کوٹلہ۔ انبالہ۔ شیخوپورہ
۵	سید محمد لطیف صاحب	ضلع جہلم۔ گجرات۔ گوجرانوالہ

(ناظر بیت المال قادیان)

اشتہارات دینے والے اصحاب کے لئے بہترین موقع

خدا کے فضل سے جس دن سے "الفضل" روزانہ ہوا ہے۔ اس کی اشاعت میں کافی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور اب پہلے کی نسبت ڈیڑھ گنا زیادہ چھپتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ابھی تک اشتہارات کی اجرت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ جو اصحاب اپنے اشتہارات اب دینا شروع کر دینگے۔ ان سے سابقہ شرح سے ہی اجرت وصول کی جائیگی۔ ورنہ چند دن کے بعد اخبار کی اشاعت کے لحاظ سے اشتہارات کی اجرت بڑھا دی جائے گی پس اشتہار شائع کرانے والے اصحاب کو جلد اپنے اشتہارات بھیج دینے چاہئیں۔ تاکہ سابقہ شرح اجرت سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اخبار احسان کی ایک اور کذب بیانی

متولی مسجد کو بحالت نماز زدوکوب کیا گیا

اخبار احسان ۱۰ اپریل ۳۵ء میں "شیخوپورہ کی ایک مسجد پر مرزائیوں کا دھاوا" اور "مسلمان موذن کو زدوکوب" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے۔ کہ احمدی چند دنوں سے اہل سنت والجماعت کو بہ نیت فساد مغلظات سے نوازرہے تھے ۴ مارچ کو بوقت ظہر اسی نیت سے مسجد میں آئے۔ اور خلاف معمول نماز باجماعت پڑھنی چاہی۔ مسجد کے موذن نے نماز باجماعت پڑھنے سے روکا۔ احمدی موذن پر پل پڑے اور اس کو گھونسوں اور سونٹوں سے زدوکوب کیا۔ ایک اور طالب علم جو موذن کی مدد کے لئے آیا۔ احمدیوں کی لپیٹ میں آگیا احمدیوں نے اہل سنت والجماعت۔ مولوی عبد اللہ اور دیگر طلباء کے خلاف پیش بندی کے طور پر غلط رپورٹ پولیس میں درج کرادی مضروب موذن اور طالب علم نے بھی احمدیوں کے خلاف پولیس میں رپورٹ دیدی ہے۔

اس کے متعلق ہم بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کیونکہ احمدی بغرض نماز باجماعت ۴ مارچ ۳۵ء کو ہرگز اس مسجد میں نہیں گئے۔ اور نہ ہی کسی موذن نے ان کو نماز باجماعت پڑھنے سے روکا۔

اصل واقعہ یوں ہے۔ کہ شیخوپورہ میں ایک مسجد عیدگاہ کے نام سے مشہور ہے۔ جس کے ساتھ کچھ اراضی بھی ہے۔ اس مسجد کا متولی ایک قاضی خاندان ہے۔ کچھ دنوں سے اس خاندان نے مسجد کی ملحقہ اراضی پر دوکانوں کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ مگر وہ لوگ جن کو قاضی خاندان سے ذاتی عداوت ہے۔ انہوں نے احراریوں سے سازباز کر کے شرارت شروع کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۴ مارچ ۳۵ء کو قاضی کلیم اللہ صاحب جن کی زیر نگرانی دوکانوں کی تعمیر کا کام ہو رہا تھا۔ اور جو بفضل خدا احمدی ہیں۔ جب نماز پڑھنے کے لئے مسجد مذکور میں گئے۔ اور جا کر نماز شروع کی۔ تو ایک درندہ فطرت درویش۔ ایک ظالم طبع طالبعلم اور ایک حضور سرور کائنات کی پیشگوئی علماءھم شر من تحت ادیم السماء کا پورا پورا مصداق ملا غریب متولی مسجد پر پل پڑے اور ان کو عین بحالت نماز جب کہ وہ اپنے مولا کے حضور کھڑے تھے۔ لاٹھیوں اور گھونسوں سے زدوکوب کیا۔ قاضی صاحب ان ظالم فطرت بھیڑیوں کے چنگل سے نکل کر جب مسجد کے باہر آئے۔ اور ان کا بھتیجا جو کہ غیر احمدی ہے۔ شوروغل سن کر پہنچا۔ تو وہ بھی ان ظالموں کی لپیٹ میں آگیا۔

قاضی صاحب کے دیگر لواحقین اور احمدی احباب کو جب علم ہوا۔ تو وہ قاضی صاحب کو لے کر پولیس میں گئے۔ مگر پولیس نے جواب دیا کہ تمہارے متعلق ہمارے پاس ڈائری آئی ہوئی ہے۔ کہ تم احمدی فساد کرنے پر آمادہ ہو تم تحریری رپورٹ دے جاؤ۔ ہم پولیس کپتان صاحب کے پاس بھیج دیں گے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ سب کارروائی منصوبہ کے ماتحت جماعت احمدیہ شیخوپورہ کو بدنام کرنے کے لئے کی گئی۔ اس پر جماعت احمدیہ نے اپنے ایک غیر معمولی جلسہ میں وقوعہ مذکور کی نسبت باتفاق رائے پاس کیا۔ کہ جماعت احمدیہ شیخوپورہ کو کوئی تعلق اس سے نہیں ہے۔ تاہم جماعت احمدیہ قاضی کلیم اللہ صاحب اور ان کے غیر احمدی بھتیجے کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور جن لوگوں نے قاضی صاحب کو بحالت نماز مسجد میں پیٹا ان کے اس فعل کو نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھتی ہے۔ مزید برآں یہ جو مشہور کیا گیا ہے۔ احمدی جماعت فساد کرنا چاہتی ہے۔ اور قاضی کلیم اللہ صاحب کی راہنمائی میں مسجد عیدگاہ پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ یہ بالکل غلط پروپیگنڈا ہے۔

دراصل یہ تنازعہ قاضی خاندان شیخوپورہ متولیان مسجد مذکور اور ان لوگوں کے درمیان ہے۔ جو ذاتی طور پر اس خاندان سے عناد اور کینہ رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں نے مسجد کا بہانہ بنا کر چند فتنہ پرداز احراریوں کو اپنے ساتھ شریک بنا لیا ہے اس کارروائی کی انجمن احمدیہ شیخوپورہ کی طرف سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر شیخوپورہ و سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس شیخوپورہ کو اطلاع دے دی گئی۔ تاکہ شریر لوگ جماعت احمدیہ کو بلاوجہ بدنام نہ کریں۔ معلوم ہوتا ہے ہر دو افسران اعلیٰ کے تدبر اور عقلمندی سے معاملہ دب گیا ہے۔ کیونکہ پولیس نے فریقین میں مصالحت کروا دی ہے۔

لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ باوجود مصالحت کے بعض افسران پولیس ممبران قاضی خاندان سے اس قسم کی تحریر لکھوا رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ شیخوپورہ مسجد عیدگاہ میں نماز باجماعت نہیں پڑھے گی وغیرہ جماعت احمدیہ کا بحیثیت جماعت اس مسجد سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی کبھی اس معاملہ میں مداخلت کی گئی ہے۔ مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ایسی تحریروں کے لکھوانے کی کوشش کرنا گورنمنٹ کے ذمہ دار افسران کے لئے کسی رنگ میں بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ ان کی ذمہ داری تمام رعایا میں بلا امتیاز مذہب وملت امن قائم رکھنے کی ہے۔

اخبار احسان کا یہ مضمون ہم نے انجمن اہل سنت والجماعت شیخوپورہ کے ایک معزز رکن اور ان کے ایک مسلمہ عالم اور امام کو دکھایا تو انہوں نے پڑھ کر صاف الفاظ میں تسلیم کیا۔ کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ جماعت احمدیہ شیخوپورہ کا اس وقوعہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہم مدیر احسان اور اس کے کذاب نامہ نگار کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے مضمون کی تائید شیخوپورہ کے صرف چار معزز غیر مسلم اصحاب سے کرا کر شائع کرائے۔ اور اگر وہ یہ نہ کر سکتا ہو۔ تو کم از کم اس کی تائید محترم صدر اہل سنت والجماعت شیخوپورہ سے ہی کروا دے اور اگر وہ یہ بھی نہ کر سکتا ہو۔ تو اسے خدا کی لعنت سے جو جھوٹوں پر پڑتی ہے۔ ڈرنا چاہیئے۔

اخبار "زمیندار" نے بھی احسان کی قے چاٹی ہے۔ اور اس خبر کو اپنے اخبار میں اس

الفضل کے ایجنٹ صاحبان کو ضروری اطلاع

الفضل کی ترقی کے لئے ایک اور قدم یہ اٹھایا جا رہا ہے۔ کہ اسے جلد از جلد احباب تک پہنچانے کے لئے قادیان سے صبح سات بجے روانہ ہونے والی گاڑی میں ایجنٹوں کے نام بھجوا دیا جائے۔ چونکہ ڈاک خانہ کی طرف سے ابھی سارا اخبار اسی گاڑی سے بھجوانے کا انتظام نہیں ہو سکا۔ اس لئے جن ایجنٹ صاحبان کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے بذریعہ ریلوے پارسل پرچے بھجوائے جاتے تھے۔ انہیں آئندہ صبح کی گاڑی سے بھیجے جائیں گے۔ تاکہ اسی دن پرچے ان کو مل جائیں۔

پس ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے پارسل ۲۲ تاریخ سے بجائے شام کی گاڑی سے وصول کرنے کے صبح کی گاڑی سے وصول کرنے کا انتظام کریں۔

مینجر

احمدی خواتین کا قابل تعریف ایثار

شیخ فضل حق صاحب کے خاندان کی عورتوں کی خواہش تھی۔ کہ وہ تحریک جدید کے سلسلہ میں کچھ روپیہ مد امانت میں داخل کرائیں۔ مگر ان کے پاس نقد رقم موجود نہ تھی۔ محترمی شیخ صاحب کی اہلیہ صاحبہ۔ ان کی دختر اور بہو نے اپنے زیورات فروخت کر کے مبلغ چھ صد روپیہ مد امانت میں داخل کرنے کے لئے دار الامان میں بھجوا دیا ہے اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص کو قبول فرما کر برکت عنایت کرے۔

دوسری بہنوں کو بھی ان خواتین کی تقلید کرنی چاہیئے۔ چونکہ آج کل سونے کا نرخ گراں ہے۔ اس لئے اگر احتیاط سے زیورات فروخت کئے جائیں۔ تو قیمت اصل لاگت سے زیادہ مل سکتی ہے۔

خاکسار۔ عبد الواحد احمدی از سہارنپور

THE STAR HOSIERY WORKS LTD. QADIAN.

کیا آپ نے حضرت امیرالمومنین کے ارشاد دربارہ خرید حصص دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کی تعمیل کی ہے؟ اگر جواب نفی میں ہو۔ تو مجلس مشاورت کے موقع پر اپنے حصص کی رقوم نمائندگان کے ہاتھ ارسال فرما کر فوراً اس کام میں شریک ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حضور کا ارشاد حسب ذیل ہے۔

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اس کام کو دینی کام سمجھ کر سرانجام دیں۔ اور اس کو کامیاب بنانے میں حصہ لیں۔ جماعت کی اقتصادی حالت کو درست کرنا ہر احمدی کا فرض ہے . . . . پس اسے مذہبی تمدنی اور سیاسی فرض سمجھ کر ہر شخص جو حصہ لے سکتا ہے لے۔" ہماری جماعت میں تاجر بہت کم ہیں۔ حالانکہ تجارت اقتصادی ترقی کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ ہوزری کے کام کو ضرور کامیاب بنانا چاہیئے۔" حضور کے اس حکم کی موجودگی میں ہر فرد احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس کمپنی کے حصص خریدے۔

جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ

احمدیت کا پیغام

چودھری ظفر اللہ خانصاحب کا لیکچر

مولوی عبدالوہاب صاحب عمر سکرٹری احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء کا مہتم بالشان لیکچر جو احمدیت کے پیغام پر لاہور میں ہوا چھپ گیا ہے۔ تبلیغ کے لئے لاجواب رسالہ ہے۔ احباب ۳ کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگوالیں۔ ساتھ ہی جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی دیدہ زیب تصویر بھی ہوگی۔ ایک روپے کے سات رسالے مل سکتے ہیں۔

عبدالمجید کارکن احمدیہ ہوسٹل لاہور

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲ صرف

منیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے۔ دست۔ قے پیچش۔ درد پسلی یا نمونیا ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج "حب اٹھرا" رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط۔ اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگانے پر لہ عللہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لندن ۱۷ اپریل۔ ہاؤس آف کامنز میں ہوم سیکرٹری نے اعلان کیا۔ کہ ہوم آفس کے ماتحت ایک اور محکمہ قائم کیا گیا ہے۔ جو ہوائی حملوں سے سول آبادی کو محفوظ رکھنے کے لئے حکام کے ساتھ تعاون کرے گا۔

کپورتھلہ ۱۷ اپریل۔ ریاست کے زمینداروں اور کاشتکاروں کو قرضہ سے نجات دلانے کے وسائل سوچنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جس کے ممبر سید عبد المجید سابق جج۔ لالہ (ترپید) بھون ناتھ جین اور مسٹر نذیر حسین ہیں۔ سٹیٹ کوآپریٹو بنک ان مقروضوں کو جو ساہوکاروں کے قرض نہیں اُتار سکتے۔ روپیہ مہیا کریں گے۔

کپورتھلہ ۱۷ اپریل۔ سردار ہری سنگھ پریذیڈنٹ سنٹرل زمیندارہ لیگ کو دس ہزار روپیہ کی ضمانت مہیا کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اور چونکہ وہ ضمانت مہیا نہ کرسکا۔ اس لئے ایک سال کے لئے جیل خانہ میں بھیجدیا گیا ہے۔

لاہور ۱۷ اپریل۔ سید عبد العزیز ایجوکیشن منسٹر بہار صوبہ پنجاب میں کوآپریٹو تحریک کا مطالعہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ سر جوگندر سنگھ کی معیت میں آپ نے امرتسر لائلپور اور بعض دوسرے شہروں کی سوسائٹیوں کا معائنہ کیا۔

امرتسر ۱۷ اپریل۔ رامباغ گیٹ کے اندر ایک مسجد کے غسل خانہ میں بم پھٹ گیا جس کی آواز دور دور تک سنی گئی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر حکام فوراً موقعہ پر پہونچ گئے پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ تفاصیل کا تاحال علم نہیں ہوسکا۔

جالندھر ۱۷ اپریل۔ پنجاب کے مشہور کانگریسی لیڈر رائے زادہ ہنسراج نے سیاسیات سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور کانگریس کمیٹی کی ممبری سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ تمام سرکردہ کانگرسی آہستہ آہستہ اس سے قطع تعلق کرتے جا رہے ہیں۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ ایک شخص کرشن شاستری نے پنڈت دیانند صاحب پر راما بائی کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھنے کا الزام لگایا ہے۔ اس پر ہاپوڑ کے ایک آریہ سماجی نے اعلان کیا ہے کہ اگر اس شخص کے خلاف مناسب کارروائی نہ کی گئی۔ تو وہ ۲۱ اپریل سے برت رکھکر اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیگا۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ مہنت دامودر لال کو ناتھ دوارہ کی گدی سے ریاست اودے پور نے اس وجہ سے معزول کر دیا تھا۔ کہ اس نے ایک رقاصہ سے شادی کر لی تھی۔ مگر اب مہاراجہ صاحب نے اسے واپس آنے کی اجازت دے دی ہے۔ اور گدی پر بحال کر دیا ہے۔

لندن ۱۶ اپریل۔ سلور جوبلی منانے کی حکومت کی طرف سے پُرزور تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ لیکن بعض صوبوں کی کونسلوں نے جہاں لیبر ممبروں کی اکثریت ہے۔ ان تقاریب کے لئے روپیہ منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کمیونسٹ پارٹی سلور جوبلی کے خلاف مظاہرے کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔

الہ آباد ۱۷ اپریل۔ آل انڈیا ساہتیہ سمیلن نے ہندی زبان میں بہترین کتاب لکھنے کے لئے ایک عورت چندراوتی لکھنپال کو بارہ سو روپیہ انعام دیا ہے۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ پریس کے تاروں کی شرح کے متعلق حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایکسپریس تاروں کے چالیس الفاظ کی اجرت ایک روپیہ ہوگی۔ چالیس سے زیادہ الفاظ کی صورت میں ہر پانچ الفاظ کے لئے دو آنے لئے جائیں گے۔ عام تاروں کی شرح اجرت ایکسپریس تاروں سے نصف ہوگی یہ شرح یکم مئی ۱۹۳۵ء سے نافذ العمل سمجھی جائے گی۔

آگرہ ۱۶ اپریل۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ریاست دھولپور میں دلدل کے جلوس پر سنیوں اور شیعوں کے درمیان شدید فساد ہو گیا۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

لندن ۱۶ اپریل۔ بحرین کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یہ خبر پاکر کہ ایک سوداگر غریبوں میں خیرات تقسیم کر رہا ہے۔ دو ہزار گداگر ایک تنگ جگہ میں اکٹھے ہو گئے۔ مزید لوگوں کو اندر داخل ہونے سے روکنے کے لئے اس جگہ کا دروازہ بند کر دیا۔ جس سے جمع شدہ گداگروں میں خوف طاری ہو گیا۔ اور انہوں نے بھاگنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس بھاگ دوڑ میں ۷۵ اشخاص جن میں زیادہ تر عورتیں اور بچے تھے۔ ہلاک ہو گئے۔

برلن ۱۶ اپریل۔ جبری بھرتی کے متعلق فرانس نے جرمنی کو جو نوٹ ارسال کیا تھا۔ اس کے جواب میں جرمنی نے لکھا ہے کہ جرمنی نے معاہدہ ورسیلز کے شرائط کا اس وقت تک پورا پورا احترام کیا۔ جب تک اسے امید رہی۔ کہ دوسری پارٹیاں بھی اس کا احترام کریں گی لیکن جب اسے یقین ہو گیا۔ کہ دیگر ممالک شرائط کو پورا نہیں کر رہے۔ تو جرمنی جبری بھرتی کرنے پر مجبور ہو گیا۔

جنیوا ۱۶ اپریل۔ لیگ آف نیشنز کی کونسل میں ایم لاول فرنچ منسٹر نے برطانیہ اٹلی اور فرانس کی حکومتوں کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس میں جرمنی میں جبری بھرتی جاری کئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ۱۶ مارچ کو ہر ہٹلر نے جبری بھرتی کا جو فرمان جاری کیا ہے۔ اس کی پرزور مذمت کی جانی چاہئے۔ جرمنی معاہدہ کا احترام کرنے سے قاصر رہا ہے ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ ڈنمارک کے نمائندہ نے ووٹ نہیں دیا۔

راولپنڈی ۱۶ اپریل۔ مری میں ۹ انچ برف پڑنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ۱۹۰۵ء کے بعد اب تک ماہ اپریل میں کبھی اس قدر شدید برف باری نہ ہوئی تھی۔

کونٹائی ۱۴ اپریل۔ ایک بھنگی گزشتہ سترہ روز سے ناریل کے ایک درخت پر چڑھ کر بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے متعلقین اسے وہیں کھانا پہونچا دیتے تھے۔ مگر نیچے اترنے پر مجبور کرنے کے لئے چند روز کے لئے کھانا دینا بند کر دیا گیا۔ لیکن اس پر پھر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ اس عجیب و غریب حرکت کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے کہ اُسے غیب سے آواز آئی تھی۔ کہ اگر زمین پر رہا۔ تو مر جائے گا۔ اس لئے وہ درخت پر چڑھ گیا ہے۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ کونسل آف سٹیٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا۔ کہ فیروز آباد کے فساد کے سلسلہ میں ۸۷ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جن میں ۷۶ ہندو ہیں۔ اس فساد کے سلسلہ میں مسٹر بینرجی نے التوا کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہوا تھا۔ مگر صدر نے اس کی اجازت نہ دی۔ اور کہا۔ کہ فرقہ دار فسادات کے متعلق حکومت کی پالیسی کا مسئلہ پبلک اہمیت نہیں رکھتا۔

محکمہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ۸۵ نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کو تار اور سٹیشن ماسٹری کا کام سکھایا جائے گا۔ امیدوار کم از کم سیکنڈ ڈویژن میٹرک پاس ہو۔ ۷ مئی ۱۹۳۵ء تک عمر ۱۸ سال سے کم اور ۲۱ سال سے زیادہ نہ ہو۔ عرضی کے فارم معہ لفافہ محکمہ ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ ادا کرنے پر مل سکتے ہیں۔ جن کو امیدوار اپنے ہاتھ سے پُر کرکے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور۔ دہلی۔ فیروزپور۔ ملتان کراچی اور کوئٹہ کے نام ۲۷ اپریل سے پہلے بھیجدے۔ اگر فارم بذریعہ وی۔ پی منگوانے کی ضرورت ہو۔ تو خرچ رجسٹری یا خرچ ڈاک ۱؍۳ پائی پیشگی آنے پر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ متعلقہ بھیجدیگے۔

پٹنہ ۱۶ اپریل۔ دربھنگہ سے شائع شدہ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ آج چھ بجے وہاں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ اور اس کے بعد زبردست گڑگڑاہٹ کی آوازیں آنے لگیں۔ کئی مکانوں کی بنیادیں ہل گئیں۔ لوگ خوفزدہ ہوکر مکانوں سے نکل آئے۔ مگر کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا ۱۹۳۴ء کے زلزلہ میں یہ شہر بالکل تباہ ہو گیا تھا۔

سانگلی ۱۷ اپریل۔ ریاست جمکانڈی کے ایک گاؤں رام پور سے فرقہ دار فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں دس ہندو زخمی ہوئے۔ یہ فساد اس طرح شروع ہوا۔ کہ ہندوؤں کے ایک جلوس پر پتھر پھینکے گئے تھے

لندن ۱۶ اپریل۔ لارڈ ہیویسل نے برطانوی اخبارات میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے۔ ہندوستانی انڈیا بل کو پسند کرتے ہیں یا نہیں۔ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے متعلق انڈین اسمبلی نے جو فیصلہ کیا تھا۔ اس سے برطانوی پبلک کو بالکل ناواقف رکھا گیا ہے

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)